روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 6 فروری 2014ء 5 ربیع الثانی 1435 ہجری 6 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 30

اے مرے زخموں کے مرہم

اَے خُدا اے چارہ سازِ درد ہم کو خود بچا
اے مرے زخموں کے مرہم دیکھ میرا دِل فگار

باغ میں تیری محبت کے عجب دیکھے ہیں پھل
ملتے ہیں مشکل سے ایسے سیب اور ایسے انار

تیرے بِن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غُبار

(درثمین)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکرؓ کو قرآن شریف کا خاص فہم عطا ہوا تھا۔ بعض لوگوں نے سورۃ مائدہ کی آیت 6 سے (جس میں ذکر ہے کہ اے لوگو! تم اپنے ذمہ دار ہو کسی کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں دے گی) یہ استدلال کیا کہ برائیوں کا قلع قمع ہماری ذمہ داری نہیں کیونکہ ہر فرد کو اپنی ذاتی اصلاح کا حکم ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس خیال کی سختی سے تردید کی اور فرمایا کہ یہ اس آیت کا درست مطلب نہیں۔ (کیونکہ آیت میں واحد کے بجائے جمع کے صیغے میں اصلاح معاشرہ کی قومی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جو لوگ برائی کو دیکھ کر اس کا ازالہ نہیں کرتے تو اس کی سزا سارے معاشرہ کو دی جاتی ہے۔'' (مسند احمد جلد 1 ص 5) اس لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ پر کماحقہٗ توجہ دینی چاہئے۔

حضرت ابوبکرؓ نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی بنیاد قرآنی آیات میں تلاش کرتے اور ان کو افادہ عام کے لئے بیان فرماتے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہر بات سن کر ہمیشہ میں نے بہت ہی فائدہ اٹھایا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے مجھے ایک حدیث سنائی اور آپؐ نے سچ فرمایا کہ ''کوئی مسلمان جب کوئی گناہ کر بیٹھے پھر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے اس گناہ کی معافی مانگے تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔'' یہ حدیث سنا کر بطور دلیل وہ دو آیات پیش کرتے تھے۔ ایک آل عمران کی آیت 136 جس میں ذکر ہے کہ مومنوں سے جب کوئی برائی سرزد ہوتی ہے تو وہ اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں ان کی جزا مغفرت ہے۔ اور دوسری سورۃ نساء کی آیت 111 جس میں بیان ہے کہ جو شخص بدی اور ظلم کر کے اللہ سے بخشش کا طلب گار ہو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت بخشنے والا اور مہربان پائے گا۔ (مسند احمد جلد 1 ص 9)

حضرت ابوبکرؓ قرآن کریم پر غور و تدبر کرتے اور نبی کریم ﷺ کی پاک صحبت کی برکت سے علمی عقدے حل کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ سورۃ نساء کی آیت 124 کے بارہ میں دل میں سوال پیدا ہوا کہ اگر ہر شخص کو اس کی ہر بدی پر سزا ملے گی تو نجات کیسے ہوگی؟ سخت فکرمندی سے نبی کریم ﷺ سے یہ سوال پوچھا تو آپؐ نے تسلی دلاتے ہوئے فرمایا ''اللہ تجھ پر رحم کرے اے ابوبکر! تجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔'' دوسرے پوری امت کے لئے تسلی کا یہ جواب بھی سنایا کہ ''یہ جو آپ لوگ بیمار ہوتے یا تکلیف اٹھاتے یا غمگین ہوتے ہیں۔ یہ بھی بدی کی جزا ہے جو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں دے کر مومنوں کی کفایت فرما لیتا ہے۔'' (مسند احمد جلد 1 ص 11)

(بحوالہ سیرت صحابۂ رسول از حافظ مظفر احمد صاحب)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے

ریاء عجب اور تکبر قبول کے لائق نہیں ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’استقامت خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہم نے دعا کی ہے اور کریں گے لیکن تم بھی خدا تعالیٰ سے استقامت کی توفیق طلب کرو استقامت کے یہ معنے ہیں کہ جو عہد انسان نے کیا ہے اسے پورے پر نبھاوے یاد رکھو کہ عہد کرنا آسان ہے مگر اس کا نباہنا مشکل ہے۔اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ باغ میں تخم ڈالنا آسان مگر اس کے نشوونما کے لیے ہر ایک ضروری بات کو ملحوظ رکھنا اور آبپاشی کے اوقات پر اس کی خبرگیری کرنی مشکل ہے ایمان بھی ایک پودا ہے جسے اخلاص کی زمین میں بویا جاتا ہے اور نیک اعمال سے اس کی آبپاشی کی جاتی ہے اگر اس کی ہر وقت اور موسم کے لحاظ سے پوری خبرگیری نہ کی جاوے تو آخرکار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے دیکھو باغ میں کیسے ہی عمدہ پودے تم لگاؤ لیکن اگر لگا کر بھول جاؤ اور اسے وقت پر پانی نہ دو یا اس کے گرد باڑ نہ لگاؤ تو آخرکار نتیجہ یہی ہوگا یا تو وہ خشک ہو جاویں گے یا ان کو چور لے جاویں گے ایمان کا پودا اپنے نشوونما کے لیے اعمال صالحہ کو چاہتا ہے اور قرآن شریف نے جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں اعمال صالحہ کی شرط لگا دی ہے کیونکہ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو وہ ہرگز عند اللہ قبولیت کے قابل نہیں ہوتا جیسے غذا جب باسی ہو یا سڑ جاوے تو اسے کوئی پسند نہیں کرتا۔اسی طرح ریا، عجب، تکبر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوئے ہیں تو وہ بندے کی اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوئے ہیں پھر اس میں کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لیے ان کو ذریعہ ٹھہراتا ہے یا اپنے نفس میں خود ہی ان سے کبر کرتا ہے جس کا نام عجب ہے۔ خلق الانسان ضعیفاً (النساء:29) یعنی انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے اور اس میں بذاتِ خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود عطا نہ فرمائے اگر آنکھیں ہیں اور تم ان سے دیکھتے ہو یا کان ہیں اور تم ان سے سنتے ہو یا زبان ہے اور تم اس سے بولتے ہو تو یہ سب خدا کا فضل ہے کہ یہ سب قویٰ اپنا اپنا کام کر رہے ہیں ورنہ اکثر لوگ مادرزاد اندھے یا بہرے یا گونگے پیدا ہوتے ہیں۔بعض بعد پیدائش کے دوسرے حوادثات سے ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں مگر تمہاری آنکھیں بھی نہیں دیکھ سکتیں جب تک روشنی نہ ہو اور کان نہیں سن سکتے جب تک ہوا نہ ہو۔پس اس سے سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بیکار ہو۔ایک بات کو تم کتنے ہی صدق دل سے قبول کرو مگر جب تک فضل الٰہی شامل حالِ نہیں تم اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 623)

’’شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لیے اور اس کے اعمال کو فاسد بنانے کے واسطے ہمیشہ تاک میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ نیکی کے کاموں میں بھی اس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور کسی نہ کسی قسم کا فساد ڈالنے کی تدبیریں کرتا ہے۔نماز پڑھتا ہے تو اس میں بھی ریا وغیرہ کوئی شعبہ فساد کا ملانا چاہتا ہے۔ایک امامت کرانے والے کو بھی اس بلا میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ پس اس کے حملہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کے حملے فاسقوں فاجروں پر تو کھلے کھلے ہوتے ہیں وہ تو اس کا گویا شکار ہیں۔لیکن زاہدوں پر بھی حملہ کرنے سے وہ نہیں چوکتا اور کسی نہ کسی رنگ میں موقعہ پا کر ان پر بھی حملہ کر بیٹھتا ہے جو لوگ خدا کے فضل کے نیچے ہوتے ہیں اور شیطان کی باریک در باریک شرارتوں سے آگاہ ہوتے ہیں وہ تو بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن جو ابھی خام اور کمزور ہوتے ہیں وہ کبھی کبھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ریا اور عُجب وغیرہ سے بچنے کے واسطے ایک ملامتی فرقہ ہے جو اپنی نیکیوں کو چھپاتا ہے اور سیّئات کو ظاہر کرتا رہتا ہے وہ اس طرح پر سمجھتے ہیں کہ ہم شیطان کے حملوں سے بچ جاتے ہیں مگر میرے نزدیک وہ بھی کامل نہیں ہیں۔ان کے دل میں بھی غیر ہے اگر غیر نہ ہوتا تو وہ کبھی ایسا نہ کرتے۔انسان معرفت اور سلوک میں اس وقت کامل ہوتا ہے جب کسی نوع اور رنگ کا غیر ان کے دل میں نہ رہے اور یہ فرقہ انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے یہ ایسا کامل گروہ ہوتا ہے کہ اس کے دل میں غیر کا وجود بالکل معدوم ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 630)

مرسلہ: مکرم ناظر صاحب تعلیم القرآن و وقف عارضی

یک روزہ ریفریشر کورس سیکرٹریان تعلیم القرآن

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم القرآن کو 19 جنوری 2014، سیکرٹریانِ تعلیم القرآن اضلاع پاکستان کا ایک روزہ ریفریشر کورس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

یہ ریفریشر کورس دار الضیافت کی نئی بلڈنگ کے زیریں ہال میں منعقد کیا گیا۔جس میں 41 اضلاع کے سیکرٹریان تعلیم القرآن نے شرکت کی۔ اس بابرکت پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن اور منظوم کلام سے ہوا۔اس کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی جس میں ہر فردِ جماعت کو ناظرہ سیکھنے، روزانہ تلاوت کی عادت ڈالنے، ماہانہ رپورٹس اور مکمل رپورٹس بروقت بھجوانے اور نیز خصوصی طور پر وقف عارضی کا ٹارگٹ پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد مکرم جمیل احمد انور صاحب مربی سلسلہ نے ماہانہ رپورٹ فارم تعلیم القرآن اور وقف عارضی کے بارے میں ہدایات دیں۔ وقفہ سوالات میں سیکرٹریان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے نیز سیکرٹریان نے اپنی آراء اور تجاویز پیش کیں۔دوران پروگرام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد مکرم قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے نظارت ہذا کے تحت ہونے والے پروگرامز تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاسز، سہ ماہی جائزہ رپورٹس (بابت ترجمۃ القرآن) اور ہفتہ ہائے تعلیم القرآن کے بارے میں ہدایات دیں نیز روزانہ تلاوت، مقابلہ جات (تلاوت نظم، حفظ قرآن، ترجمہ قرآن، قرآن کوئز)، قرآن سیمینارز، آڈیو ویڈیو کے ذریعے قرآن سیکھنے اور اجتماعی تقریب آمین جیسے پروگرام بنا کر شعبہ کو فعال بنانے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد ریفریشر کورس کی اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی منعقد ہوئی۔حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام کے بعد خاکسار نے سال 2013ء میں جملہ اضلاع پاکستان کی کارکردگی کے لحاظ سے دس پوزیشنز حاصل کرنے والے اضلاع کا اعلان کیا۔

یہ جائزہ سال 2013ء کے دوران رپورٹس تعلیم القرآن، ہفتہ ہائے تعلیم القرآن، سہ ماہی جائزہ اور وقف عارضی کا ٹارگٹ پورا کرنے والے اضلاع کی رپورٹس کی بنیاد پر کیا گیا۔

پہلی پانچ پوزیشن لینے والے اضلاع جن کو سند دی گئی، ان کے نام حسبِ ذیل ہیں۔

1 - ضلع حافظ آباد
2 - ضلع مظفر گڑھ
3 - ضلع لاہور
4 - ضلع ڈیرہ غازی خان
5 - ضلع بہاولپور

مہمانِ خصوصی نے پہلی پانچ پوزیشن لینے والے اضلاع کے سیکرٹریان میں اسناد تقسیم فرمائیں اور اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے وقف عارضی کا کام، واقفین عارضی کے وفود کے جماعتوں میں پہنچنے اور رپورٹس کے لحاظ سے ٹارگٹ پورا کرنے کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی۔

اختتامی دُعا کے بعد محترم مہمان خصوصی کے ساتھ تمام سیکرٹریان کا گروپ فوٹو ہوا۔تمام شاملین کی خدمت میں الوداعی ظہرانہ پیش کیا گیا۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور ہمیں کماحقہٗ خدماتِ قرآن بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

بابرکت تحریروں کا ہمیں مطالعہ کرنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح (موعود) کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تاکہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ میں امن وسلامتی کے دئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔

(روزنامہ الفضل 26 ستمبر 2009ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم رانا عبدالرزاق صاحب

دورِ خلافت ثالثہ میں خدمت قرآن کے منصوبے

قرآن پڑھنے، پڑھانے، حفظ کرنے اور تراجم شائع کرنے کی تحریکات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سیرت و سوانح کا ایک نمایاں پہلو تعلیم القرآن کے لئے بھرپور جدوجہد ہے آپ حافظ قرآن تھے اور قرآن پاک سے شدید محبت رکھتے تھے۔ آپ کی شدت سے خواہش تھی کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ ہو جسے قرآن شریف پڑھنا نہ آتا ہو۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا:

’’قرآن کریم ہماری زندگی، ہماری سوچ، ہماری جان، ہمارا سب کچھ ہے۔‘‘

(حیات ناصر جلد اول ص317)

آپ نے تعلیم القران کو خلیفہ وقت کا سب سے اہم ترین کام قرار دیا۔ احباب جماعت کو قرآن کریم سیکھنے، سمجھنے اور اس کی پیروی کرنے کی تلقین فرمائی ایک عظیم الشان کشف کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضور کو تعلیم القران کے متعلق ایک زبردست بشارت دی۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 5/اگست 1966ء میں حضور نے فرمایا۔

’’پانچ ہفتے کی بات ہے ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا اس وقت عالم بیداری میں میں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے۔ اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے۔ اس طرح ایک نور ظاہر ہوا اس نے زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پرشوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی ’’بُشریٰ لکُم‘‘ یہ ایک بڑی بشارت تھی۔ لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا۔ ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو میں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کر دیا ہے اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ مجھے سمجھائے۔ چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا خدا ہے اس نے خود اس کی تعبیر مجھے اس طرح سمجھائی کہ گزشتہ پیر کے دن میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے اپنے تصرف میں لے لیا ہے اور اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اس وقت دیکھا تھا۔ وہ قرآن کا نور ہے۔ جو تعلیم القرآن اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے اور انوار قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے۔ جس طرح میں نے اس نور کو زمین پر محیط ہوتے دیکھا ہے۔ (حیات ناصر ص63)

چنانچہ حضور نے تعلیم القرآن کے کام کو تیز کرنے کے لئے بے شمار اقدامات فرمائے اور اپنے عہد خلافت میں جماعت کے ہر طبقہ اور ہر ذیلی تنظیم اور ہر ایک عہدیدار کو مختلف پیرایہ میں اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ حضور نے قرآنی علوم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے متعدد منصوبہ جات جماعت کے سامنے رکھے مثلاً:

1۔ آپ نے تعلیم القرآن کو وقف عارضی کے ساتھ منسلک کرتے ہوئے فرمایا:

’’بڑے بڑے کام جو ان دوستوں کو کرنے پڑیں گے ان میں سے ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے اس کی انہیں نگرانی کرنی ہوگی اور اسے منظّم کرنا ہوگا۔‘‘

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل 23 مارچ 1966ء)

2۔ حضور نے واقفین عارضی، تعلیم القرآن اور مجلس موصیان کی تنظیم کا الحاق کرتے ہوئے فرمایا:

’’موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق قرآن کریم کو سیکھنے اس کے نور سے منور ہونے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے اور اس کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔‘‘

نیز فرمایا:

’’قرآن کریم کے انوار کی اشاعت ہر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ حصہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔‘‘

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل 10/اپریل 1969ء)

3۔ تعلیم القرآن کی اہمیت اور اس کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اور ان کی نگرانی کے لئے 1966ء کے اوائل میں حضور نے نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن قائم فرمائی۔

4۔ ستمبر 1969ء میں حضور نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی ابتدائی سترہ آیات ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں اور ان کے معنی بھی اور تفسیر بھی آنی چاہئیں اور پھر ہمیشہ دماغ میں مستحضر رہنی چاہئے ...... یہ مضمون اس اعتبار سے بنیادی حیثیت کا حامل ہے کہ اس میں ان بیماریوں سے بچنے کی راہیں بتائی گئی ہیں۔ پس ہم میں سے ہر چھوٹے اور بڑے اور ہر عورت اور ہر مرد کو یہ آیات زبانی یاد ہونی چاہئیں۔

5۔ حضور خود حافظ قرآن تھے اور ان کے دل میں یہ شدید تڑپ تھی کہ جماعت کے نوجوان کثرت سے حافظ قرآن بنیں۔ چنانچہ حضور نے جماعت کے نوجوانوں کو تحریک فرمائی کہ وہ قرآن کریم کا ایک ایک پارہ حفظ کریں اس طرح تیس خدام مل کر پورا قرآن حفظ کر لیں گے۔

6۔ بعثت مسیح موعود کی ایک ہی غرض ہے وہ یہ کہ قرآن کریم کے خزائن کو بنی نوع انسان تک پہنچانا ہے حضور کی نگاہ میں احادیث نبویہ اور کتب حضرت مسیح موعود چونکہ قرآن کریم کی تفسیر ہیں اس لئے قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے ان کا مطالعہ از حد ضروری قرار دیا۔ فرمایا:

’’حضرت مسیح موعود نے جو کچھ بھی کہا اور لکھا وہ قرآن کریم کی ہی تفسیر ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ہم میں سے بعض، بعض چیزوں یا بعض مضامین کے متعلق کچھ پریشان ہوں کہ ہمیں پتہ نہیں چل رہا کہ یہ قرآن کریم کی کس آیت کی تفسیر ہے۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ لاکھوں احادیث جوامت مسلمہ نے بڑی محنت اور جدوجہد سے محفوظ کیں سب قرآن مجید کی تفسیر ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل 26/اگست 1966ء)

پھر فرمایا: ’’اس لئے مہدی موعود پر ایمان لانے والوں کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ایسا انتظام کریں کہ ہر ایک کے پاس قرآن مجید کا عظیم متن موجود ہو۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ متن کے ساتھ طباعت ہو اور قرآن کریم کو تجارتی نقطہ نگاہ سے شائع نہ کیا جائے۔ بلکہ ایک روحانی جذبہ کے ماتحت اس کی اشاعت ہو، ...... دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ ہر قوم اور ہر ملک کی زبان میں کیا جائے تا کہ دنیا کے ہر خطہ کے لوگوں تک قرآن کریم کو اس کے معنی و مفہوم کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔‘‘ (حیات ناصر جلد اول صفحہ 479)

اشاعت قرآن کے مقصد کی تلقین کے خاطر حضور نے ربوہ میں جدید پریس کا سنگ بنیاد رکھا اس موقع پر حضور نے فرمایا:

’’آج ایک اہم کام کی ابتدا کی جا رہی ہے۔ وہ ایک جدید اور بہترین قسم کے چھاپہ خانہ کی ابتدا ہے۔ جس کی عمارت کا سنگ بنیاد اس وقت رکھا جائے گا خدا تعالیٰ نے چاہا تو اس کے فضل سے اور اسی کی رحمت سے ایک دن ہماری انتہائی خوشی بھی پوری ہو جائے گی۔ تاہم مرکز احمدیت میں ایک مطبع سے تو ہمارا کام نہیں چلے گا یہ تو ایک اصل اور جڑ ہے جو اس باغ میں لگائی جا رہی ہے جس کو چھاپہ خانوں کا باغ کہا جا سکتا ہے۔ پھر پاکستان میں دوسری جگہوں پر بھی بڑے بڑے چھاپے خانے بن جائیں گے پھر دنیا کے ہر ملک میں ہماری ملکیت ہوں اور ہماری نگرانی میں چلنے والے ہوں گے۔

(الفضل 15 جون 1970ء)

حضور نے براعظم افریقہ اور یورپ کے لئے پریس کے منصوبوں کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

’’میں ایک اور بات بھی احباب جماعت سے کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہم نے اشاعت قرآن کا ایک منصوبہ بنایا تھا جس کی خدا تعالیٰ کے فضل سے ابتداء ہو چکی ہے۔ یہ منصوبہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک یہ کہ ہمارا اپنا چھاپہ خانہ ہو دوسرے یہ کہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ دنیا میں کثرت سے اشاعت کی جائے۔ میں نے اس منصوبہ کے اعلان کے وقت بھی کہا تھا کہ ہمیں ایک نہیں سینکڑوں چھاپہ خانوں کی ضرورت پڑے گی۔ تاہم ایک پریس کا کام شروع ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بتایا کہ اس سے بھی ایک بڑا کام ہے۔ تمہیں اس کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ چنانچہ یہ تفہیم ہوئی کہ اس پریس کے علاوہ ہمارے دو اور پریس ہونے چاہئیں ایک افریقہ میں اور ایک براعظم یورپ میں انگلستان میں یا جہاں حالات اجازت دیں ...... ربوہ میں ایک جدید پریس کے قیام کا منصوبہ پچھلے سال سے تعلق رکھتا ہے دوسرے مرحلے میں قرآن کی ہمہ گیر اشاعت کا کام کرنا ہے۔‘‘

(حیات ناصر جلد اول ص482)

روانگی یورپ سے قبل 12 جولائی 1973ء کو فرمایا۔

’’یہ سفر خالصتہً اس لئے اختیار کیا جا رہا ہے تا کہ یورپ میں ...... اور قرآن کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے منصوبوں کا اور وہاں پر ایک اعلیٰ قسم کا پریس قائم کرنے کا جائزہ لیا جا سکے اور اس غرض سے یورپ کے مختلف مشنوں اور وہاں کے احباب سے براہ راست مشورہ ہو سکے۔‘‘

اسی دورہ کے دوران آپ نے زیورک میں فرمایا:

ہماری مساعی کے نتائج ہماری کوششوں کے مقابلہ میں بدرجہا زیادہ اور بلند ہیں۔ دراصل ہماری کامیابی کا منبع ہماری کوششیں نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کا فضل ہے۔‘‘

تراجم قرآن کریم کے منصوبے

21 دسمبر 1965ء کو آپ نے فرمایا:

مجھے ابھی خیال آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو

تدبیر کی کہ دنیا کے بہت سے ممالک صرف دو تین قوموں کے سیاسی اقتدار کے نیچے آگئے۔ اس میں دنیا کے لئے ایک بہت بڑا فائدہ مضمر تھا۔ وہ یہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ مسیح (-) کو بھیجے تو یہ اشاعت ...... کا کام آسان ہو جائے۔ ورنہ مسیح (-) کے زمانہ میں اس وقت تک آپ کا یہ پیغام تمام دنیا میں نہیں پہنچ سکتا تھا۔ جب تک اس کا ساری زبانوں میں ترجمہ نہ کیا جاتا۔ چونکہ خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت دنیا کی اقوام میں سے کچھ قومیں انگریزوں کے اقتدار کے نیچے آگئیں اور کچھ جرمنوں اور کچھ فرانسیسیوں کے اقتدار کے نیچے آگئیں۔ اس لئے ہم (-) کا پیغام ان تینوں زبانوں کے ذریعہ اقوام عالم کی خاصی بڑی تعداد تک پہنچا سکتے ہیں اگر روسی اور چینی زبان کو شامل کر لیا جائے تو 80 فیصد آبادی کو ہمارا پیغام پہنچ جاتا ہے۔

دسمبر 1981ء کے جلسہ سالانہ پر حضور نے اپنی اس خواہش کو دہراتے ہوئے فرمایا:

''میرے دل میں بڑی تڑپ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے زندگی اور صحت دے اور میں دنیا کی تین اہم زبانوں فرانسیسی، روسی اور چینی زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ کروا کے تفسیری نوٹس سمیت ان ممالک میں پہنچا دوں۔ اس سے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کی قریباً نوے فیصد آبادی ایسی ہوگی جس کے ہاتھ میں قرآن شریف پکڑا دیا جائے گا۔ ...... اللہ تعالیٰ نے مجھے عزم بھی دیا ہے ہمت بھی دے اور میرا عزم ہے کہ جلد سے جلد یہ کام ہو جائے ......۔''

(حیات ناصر جلد اول ص 491)

دورہ کینیڈا کے دوران دانشوروں اور سکالرز سے ملاقات

1980ء میں کینیڈا کے دورہ کے دوران کیلگری کے مقام پر حضور نے 9 ستمبر کو ماہرین علوم کے ایک وفد کو جس میں کیلگری یونیورسٹی کے بعض پروفیسر، دیگر دانشور اور سکالرز شامل تھے۔ دیگر کو شرف ملاقات بخشا اور انہیں قرآنی تعلیم کے بعض ایسے پہلوؤں سے روشناس کرایا جس کا براہ راست تعلق موجودہ زمانے سے ہے۔ پھر فرمایا:

''اس ضمن میں میں آپ صاحبان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قرآن ایک بہت عظیم کتاب ہے۔ اگر اس کی تعلیم اور مدنی زندگی سے متعلق اس کے بیان کردہ اصولوں پر عمل کیا جائے تو عالمگیر جنگ کے خطرات میں گھری ہوئی یہ دنیا امن و آشتی کا گہوارہ بن سکتی ہے کیونکہ یہ عظیم کتاب سب کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔''

(دورہ مغرب ص 468، 471)

قرآنی اقوام کی نجات کا ذریعہ

اس طرح 1980ء میں جرمنی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

''میں تمام اقوام پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی نجات قرآن کریم کی بے مثال اور لازوال تعلیم پر عمل کرنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ دنیا مانے یا نہ مانے میرا مشورہ اور میری نصیحت یہی ہے کہ بنی نوع انسان قرآن عظیم کے بیان کردہ اصولوں کو اپنائے اور ان پر عمل پیرا ہو کر اپنے آپ کو خدا کے امام کے نیچے لائے۔ جب تک وہ ایسا نہیں کریں گے تیسری عالمگیر جنگ کے خطرہ سے اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

(دورہ مغرب ص 46)

اب ہم ذیل میں تراجم کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی غیر معمولی مساعی کا اسی ترتیب سے جائزہ پیش کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں انگریزی زبان میں ترجمہ اور تفسیر القرآن شائع ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس کے نئے ایڈیشن شائع کروائے۔ نیز تفسیر القرآن انگریزی کا ایک جلد میں خلاصہ جو تقریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ 1969ء میں شائع ہوا۔ جرمن اور ڈچ زبان میں حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں ترجمہ شائع ہو چکا تھا۔ اس کے نئے ایڈیشن وقتاً فوقتاً مختلف ممالک سے شائع ہوتے رہے۔ ڈینش، انڈونیشین زبان میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ شائع کروایا سپرانٹو، یوروبا، گرمکھی، سندھی، بنگالی زبان میں ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانے میں مکمل ہوا۔ ہندی، منچن، چینی، یوگوسلاوین، سویڈن، افریقہ کی زبان ہاؤسا میں قرآن کریم کا ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں شروع ہوا۔

(حیات ناصر جلد اول صفحہ 495)

اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں تفسیر صغیر کا ایک اور ایڈیشن 1971ء کے جلسہ سالانہ پر شائع ہوا۔ انگریزی ترجمہ قرآن 1977ء اور 1979ء میں شائع ہوا۔ حضرت مسیح موعود کی تفاسیر سورۃ البقرہ تا سورۃ الکہف مختلف جلدوں میں شائع ہوئیں۔ آپ کے دور خلافت میں حضرت مصلح موعود کے دیباچہ تفسیر القرآن کا فرانسیسی ترجمہ شائع ہوا۔

(حیات ناصر جلد اول ص 496)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی ساری دنیا میں قرآن کریم کی عظمت ثابت کرنے کے لئے اپنی خلافت کے بالکل آغاز میں اہل یورپ کو انتباہ فرمایا اور حضرت مسیح موعود کی عظیم الشان پیشگوئیوں کو بڑی جرأت کے ساتھ اہل مغرب کے سامنے پیش کیا اور قرآن کریم کی تعلیمات کو اہل مغرب تک پہنچایا۔ (حیات ناصر جلد اول ص 464)

حضور کے دور خلافت میں قرآن کریم کی جو غیر معمولی اور کامیاب اشاعت ہوئی اس کے اعداد و شمار جمع کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ بے شمار ہوٹلوں، لائبریریوں کے علاوہ ممتاز شخصیات کو گاہے بگاہے قرآن کریم پیش کئے گئے۔ مثلاً نائیجیریا کے سب سے بڑے ہوٹل کے لئے احمدیہ مشن کی طرف سے قرآن کریم کے دو سو نسخوں کا تحفہ دیا گیا۔ اس کے علاوہ غانا کے ایک ہوٹل کے آٹھ سو ستائیس کمروں کے لئے قرآن کریم کے نسخے دیئے گئے۔ مزید برآں سیرالیون میں 80 قرآن پاک ایک ہوٹل کے لئے پیش کئے گئے جزائر فیجی کے ہوٹلوں کے لئے 116 نسخے پیش کئے گئے۔ (الفضل ربوہ 11 اکتوبر 1973ء)

آج ہم پانچویں سالار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں ساری دنیا کے دوصد ممالک میں ستر زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم مہیا کر چکے ہیں۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب

ام الامراض (قبض) مختصر علامات، اسباب اور علاج

طب کی معتبر اور مستند کتابوں میں تحریر ہے نیز روم، ہند، فارس اور یونان کے اطباء اس پر متفق ہیں کہ تمام بیماریوں کی جڑ قبض ہے اس لئے طب یونانی میں قبض کو ام الامراض یعنی تمام بیماریوں کی ماں قرار دیا گیا ہے۔

علامات

کئی کئی دن تک رفع حاجت کا نہ ہونا، پاخانہ کا سخت آنا بعض اوقات سخت خشک مینگنیوں جیسا زور لگا کر خارج ہونا۔ پاخانہ سخت ہونے کے باعث مقعد کا گوشت اندر سے چھل جاتا ہے اور ساتھ خون خارج ہونے لگتا ہے۔

اسباب

کمی خون، جگر کے عمل کا کمزور ہونا اور بے حس ہونا، آنتوں میں کسی قسم کی رکاوٹ کا ہونا، امعاء کی حرکت ردیہ یعنی قوت دافعہ کا کمزور ہونا، عروق جاذبہ کے فعل کا تیز ہونا، انتڑیوں میں رطوبت کا کم پیدا ہونا، صفراء کی کمی، امعاء کا تشنج یا فالج، ثقیل نشاستہ دار غذاؤں کا بکثرت استعمال، ورزش نہ کرنا، بیٹھ کر کام کرنا، وقت پر رفع حاجت نہ کرنا، پانی کم پینا، پیٹی کس کر باندھنا، حقہ نوشی، ترشیات اور چائے کا زیادہ استعمال، بواسیر مٹاپا اور رحم کے بعض امراض اس کا سبب ہیں۔

قبض سے پیدا ہونے والے چند امراض

قبض سے پیٹ میں ہلکا ہلکا درد اور طبیعت پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ منہ کا ذائقہ کسیلا یا کڑوا ہو جاتا ہے۔ بھوک کی حاجت نہیں رہتی پیٹ میں گیس اور تیزابیت پیدا ہونے لگتی ہے ہاتھ پاؤں میں جلن، تلوؤں سے گرمی نکلتی محسوس ہوتی ہے قوت سامعت اور بصارت اور حافظہ میں کمی محسوس ہونے لگتی ہے چھوٹے اور بڑے جوڑوں میں درد، سر چکراتا اور درد کرتا ہے غصہ بڑھ جاتا ہے اور مزاج میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے پیشاب کے ساتھ قطرے آتے ہیں نیند میں کمی اور خوفناک خوابیں آنے لگتی ہیں زیادہ دیر قبض میں مبتلا رہنے سے مراق، خوف، دہشت، ڈر، گھبراہٹ، کابوس، احساس محرومی، مرگی، ام الصبیان، ہسٹریا (باؤ گولا) دمہ، جنسی کمزوری، شوگر، اعصابی کمزوری اور دیگر کئی رحمی اور جنسی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

رفع قبض کے لیے بے ضرر آزمودہ نسخہ

تربد سفید، برگ سنا مکی، ثُمہ، اجوائن دیسی، گل گلاب، ایلوا برابر وزن مصلحات کے ساتھ نخودی گولیاں تیار کریں۔

یہ گولیاں بفضل اللہ تعالیٰ عمدہ قسم کی ملین، قبض کشاء، مسہل اخلاط ثلاثہ، قوت سماعت و بصارت اور حافظہ کو تیز کرتی، ریح، بلغم، گیس خارج کرتی، گردہ کی ریح، وائی بادی، پیٹ کی ریح لنگڑی کا درد ختم کرتی۔ مرگی، ہسٹریا (باؤ گولہ) احتباس طمث نیز ہر قسم کے بلغمی اور عصبی امراض مثلاً دمہ، فالج، رعشہ جوڑوں کا درد دور کرتی پاخانہ وقت پر لاتی، صحت کو قائم، پیٹ کو نرم، وزن کو کم اور بدن میں چستی پیدا کرتی ہے۔

احتیاطی تدابیر

دیر ہضم قابض اور بازاری اشیاء خوردنی مثلاً نان، سموسہ، پوری سے پرہیز کریں جسمانی کام کی عادت ڈالیں اور غیر ضروری جلاب لینے سے اجتناب برتیں نشاستہ دار ترش سکیل اشیاء سے اور کثرت سگریٹ، چائے سے پرہیز رکھیں صبح شام پیدل چلنا مفید ہے۔ اگر پچاس گرام بھونے ہوئے چنے استعمال کئے جائیں تو بھی قبض سے بچاؤ رہتا ہے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

عوام کے حق رائے دہی اور جمہوریت کا عالمی سفر

(قسط اول)

جمہوریت کا ذکر کیا جائے تو پولنگ سٹیشن اور ووٹنگ کا عمل خواہی نہ خواہی تصور میں اجاگر ہو جاتا ہے، اسی طرح ووٹنگ کی بات ہو تو دراصل جمہوریت ہمارا موضوع سخن بنتی ہے یعنی یہ دونوں چولی دامن کا سا رشتہ رکھتے ہیں۔ جمہوریت کے بارے میں اکثر یہی سمجھا جاتا ہے کہ یہ جدید دور کی دین ہے تاہم جب ہم عہد رفتہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں دور بہت ہی دور تک محسوس ہوتا ہے کہ جمہوریت قدیم ادوار میں بھی موجود رہی ہے ہر چند اس کی صورت ذرا مختلف رہی ہے لیکن بہرحال قدیم ادوار اس سے محروم نہیں رہے۔ عام طور پر جمہوریت کی قریب ترین قدامت 600 قبل مسیح بتائی جاتی ہے، درحقیقت اس سے بھی قدیم ہے البتہ ایتھنز اور اسپارتا اس کی بہت واضح مثالیں اور نمونے پیش کرتے ہیں۔

آغاز جمہوریت

قدیم ترین عہد کے قبائلی سماج میں بھی جمہوریت کی ابتدائی شکلیں دکھائی دیتی ہیں۔ جب انسان نے پتھر کے اوزاروں سے کام لینا اور بستیاں بسانا شروع کیں تو دریاؤں کے قریب جو بستیاں بسیں وہاں کی زمینیں زیادہ زرخیز ہوتی تھیں، یہ لوگ ان قبائل کی نسبت زیادہ خوش حال ہوا کرتے تھے جو دشت وصحرا میں سرگرداں رہتے تھے۔ صحرائی قبیلے بستیوں پر حملے کر کے ان کی اجناس وغیرہ چھین لیا کرتے، اکثر ان کے علاقوں پر قابض ہو کر اصل باشندوں کو غلام بھی بنا لیا کرتے۔ ان سے بچنے کے لئے یہ ترکیب نکالی گئی کہ قبیلے میں سے ایک تنومند، شہ زور یا زیرک فرد کو منتخب کرلیا جاتا جو ایسی صورت احوال میں قبیلے کو بچانے کی تدبیر کرسکے، اس منتخب فرد کو بعض اختیارات سونپ دیے جاتے تھے جن کے تحت وہ اپنے ساتھ دوسرے نوجوان ملا کر جنگ کی صورت میں اپنے قبیلے کا دفاع کرتا۔ قبیلہ ایسے حالات کے دوران اپنے منتخب رہ نما کے ان احکامات کا پابند ہوتا تھا جن کا اسے انہوں نے خود اختیار دیا ہوتا تھا۔ یہ محدود اور سادہ ترین جمہوریت کی ایک شکل تھی۔ ہر چند یہ صورت بعد میں ملکیت کی علت لگنے کے بعد آمریت اور بادشاہت کی صورت اختیار کرگئی لیکن بہرحال یہ انتخاب کی ایک ابتدائی صورت ہے۔

جمہوریت کی ایک تفہیم یوں بھی کی جاتی ہے کہ یہ ایک سیاسی عمل ہے جس میں سماج کے تمام ارکان مروجہ سیاسی قوت میں حصے دار ہوتے ہیں۔

محققین کا کہنا ہے کہ بابلی تہذیب سے بہت پہلے میسو پوٹامیا (آج کے عراق) کے سمیری رزمیے گل گامش (Gilgamash) کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اس عہد کا میسو پوٹامیا ابتدائی جمہوریت کی ایک شکل ہے، اس میں حکومت کے تمام تر اختیارات عوام کے پاس ہیں جبکہ قومی ہیرو گل گامش ہے، طرز حکومت بہت سادہ ہے۔ سمیری بادشاہان کوئی بھی ضروری قدم اٹھانے سے قبل مرد شہریوں سے اجازت لینے کے پابند ہوتے تھے، مطلق العنان ہرگز نہیں تھے۔ ہر بڑی شہری ریاست (City state) میں ''بزرگ شہریوں کی کونسل'' ہوتی تھی اس کے علاوہ ایسے نوجوانوں کی بھی ایک کونسل ہوا کرتی تھی جس میں آزاد اور صاحب اسلحہ شہریوں کو شامل کیا جاتا تھا، یہ لوگ حتمی سیاسی مقتدرہ سمجھے جاتے تھے اور ہر ضروری اقدام، جیسے جنگ وغیرہ، کے لئے ان کی اجازت درکار ہوتی تھی۔ یہ لوگ ریاست کا سربراہ یک زبان ہو کر نعرہ بلند کر کے یا ہاتھ کھڑا کر کے منتخب کرتے تھے۔ دوسری صورت یہ ہوتی تھی کہ ''بزرگوں کی کونسل'' شہریوں سے ان کی آراء لے کر اکثریت کی بنیاد پر سربراہی عطا کرتی تھی۔

ایک دعوے کے مطابق برصغیر پاک وہند میں بھی جمہوری حکومتوں کی مثالیں چھٹی صدی قبل مسیح ہی میں موجود تھیں، سکندر یونانی کی ہندوستان آمد کے کوئی دو صدیاں بعد ایک یونانی مورخ ڈی اوڈورس اطلاع دیتا ہے کہ ہندوستان میں آزاد اور جمہوری ریاستیں موجود تھیں۔ سنسکرت میں ایک لفظ ہے ''سانگھا'' جو گروہ یا برادری کا مفہوم رکھتا ہے، بدھ مت میں مرد بھکشوؤں اور پجارنوں کی مجلس لیجئے، اسی طرح ایک اور لفظ ''گانا'' ہے، یہ بھی تقریباً سانگھا ہی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ مجلس اپنا ایک لیڈر چنتی تھی جسے راجا پکارا جاتا تھا، باقی مجلس اس کی اسمبلی ہوتی تھی جس کے اجلاس بلا ناغہ ہوتے تھے۔ ان اجلاسوں میں ریاست کے فیصلوں پر بحث کی جاتی تھی اور اس میں کوئی بھی آزاد مرد شریک ہوسکتا تھا۔ اس مجلس کو مالیاتی اور عدلیاتی اختیارات حاصل ہوتے تھے، فیصلے اکثریت کی بنیاد پر کئے جاتے۔ ریاست کا بادشاہ بھی یہی اسمبلی چنتی تھی، انتخاب البتہ کشتری اشرافیہ ہی سے کیا جاتا۔ بھارت کی ایک قدیم ریاست لچھاوی (صدر مقام ویشالی) کو دنیا کی پہلی ری پبلک قرار دیا جاتا ہے، اس کی مقتدرہ کے ارکان کی تعداد اشرافیہ سے تعلق رکھنے والے سات ہزار 77 راجوں پر مشتمل تھی۔ دوسری طرف گوتم بدھ کے پیروکاروں میں شاکیہ بودھوں کی بھی اسمبلیاں ہوتی تھیں جن میں ہر ذات اور مذہب کے افراد شریک ہوتے تھے۔ برصغیر کے شہرہ آفاق مفکر چانگیا کی قدیم تصنیف ''ارتھ شاستر'' میں ایک باب ایسا بھی ہے جس میں بادشاہ کو وہ حیلے حربے بتاتا ہے جن کے ذریعے ''سانگھوں'' اور ''گانوں'' کو پٹایا جاسکتا تھا۔ بہرحال ہندومت میں ذات پات کے اٹوٹ نظام کے باعث جمہوریت کا تصور دشوار ہے۔

یورپ میں جمہوریت کا ذکر کیا جائے تو سب سے پہلے اسپارتا سامنے آتا ہے۔

اسپارتا: یونان پرانے وقتوں میں کوئی لگا بندھا ملک نہیں تھا بلکہ آزاد ریاستوں کا ایک مجموعی نام تھا۔ اکثر ریاستیں اشرافیہ کے شورائی نظام پر مشتمل تھیں، ایسی ہی ایک ریاست اسپارتا تھی جس کا موازنہ ایتھنز کی جمہوریت سے کیا جاتا ہے تاہم اسپارتا والے ایتھنز کے برعکس نجی دولت والی شرط کو رد کرتے تھے۔ اس ریاست میں سیاسی یا اقتداری قوت چار اداروں میں منقسم تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کے دو بادشاہ ہوتے تھے، دوسرا ادارہ جیروسیا یعنی ''مجلس بزرگاں'' تھا، جس میں دونوں بادشاہ شامل تھے، تیسرا ادارہ ایفور (Ephors) یعنی نمائندگان پر مشتمل تھا جو دونوں بادشاہوں پر کڑی نظر رکھتا اور چوتھا ادارہ اپیلا (Apella) تھا جسے اسمبلی کہئے۔

دونوں بادشاہ حکومت کے سربراہ ہوتے تھے۔ ایک ملک پر دو بادشاہ، ایک میان میں دو تلواریں نہ سما سکنے کے تصور کے منافی تھا تاہم اس سے یہ ہوتا تھا کہ دونوں میں سے کوئی ایک بھی طاقت کو مرتکز نہیں کر پاتا تھا۔ دونوں بادشاہ جیروسیا (Gerousia) کے تعاون سے عدلیاتی ذمہ داریاں نباہتے۔ جیروسیا کی رکنیت کے لئے عمر 60 یا اس سے زیادہ ہونا ضروری تھی اور یہ ادارے تا مرگ رکن ہوا کرتے تھے۔ ان کا باقاعدہ انتخاب ہوا کرتا تھا البتہ تعلق ان کا دولت مند گھرانوں سے ہونا لازمی تھا تاکہ ان کو خریدا نہ جاسکے۔ یہ اسپارتا کے سیاسی سماج میں بہت قوت کا حامل ادارہ تھا۔ اس نظام میں سب سے زیادہ عوامی ادارہ اپیلا یعنی اسمبلی تھا، اس کے 30 سال عمر سے اوپر کے ارکان، مجلس بزرگان اور ایفور کے پانچ ارکان کا انتخاب کرتے تھے اور ان تمام اداروں کے فیصلوں کو منظور یا رد کرنے کا اختیار رکھتے تھے۔ ایفور کے ارکان کو دونوں بادشاہوں میں سے کسی ایک یا دونوں کو معزول کرنے کا اختیار بھی تھا۔ انہیں عمر بھر میں ایک بار صرف ایک سال کے لئے منتخب کیا جاتا تھا۔ ایفورز، خارجہ پالیسی، تعلیم اور فوج کا معیار برقرار رکھنے کے ذمہ دار تھے۔ ارسطو کے مطابق ایفور یعنی مجلس نمائندگان ریاست اسپارتا کا کلیدی ادارہ تھا کیونکہ اس کے ارکان اکثر معمولی اور بعض اوقات انتہائی پس ماندہ طبقات سے آتے تھے۔

اسپارتا کے اس جمہوری نظام کا خالق لائی کرگس (Lycurgus) تھا۔ اس کا خیال اسے ہیلتو (Helots) کی بغاوت کے نتیجے میں آیا۔ ہیلت غلام تھے، ان لوگوں نے ایک بار بغاوت کر کے اسپارتا کی چولیں ہلا ڈالی تھیں۔ لائی کرگس نے اس صورت حال کے اعادہ سے ریاست کو بچانے کے لئے عسکری معاشرے کی بنیاد رکھی جس کے باعث یہ ریاست منفرد حیثیت کی حامل ہوگئی۔ اس نے اس کی بنیاد تین خصوصیات ''مساوات، ہمہ وقت عسکری تیاری اور کفایت شعاری'' پر رکھی۔ لائی کرگس کی اصلاحات باقاعدہ ضبط تحریر میں لائی گئیں۔ اس مجموعے کو گریٹ ریٹرا (Great Rhetra) کا نام دیا جاتا ہے اور یہ دنیا کا اولین تحریری دستور بھی قرار پاتا ہے۔ ان اصلاحات کے باعث اسپارتا صدیوں تک سپر پاور بنا رہا۔ ''مساوات'' والی خصوصیت پر سختی کے ساتھ عمل کیا جاتا تھا۔ ان کے تعلیمی اداروں میں مرتبہ وحیثیت کی تمیز کے بغیر تعلیم دی جاتی تھی۔ اسپارتا کے مداحین میں ہیرودوتس اور زینوفون جیسے مورخین اور افلاطون اور ارسطو جیسے فلاسفر شامل ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ اسپارتا کے سماج میں عورت کو مرد کے مساوی حیثیت حاصل تھی، وہ وراثت میں برابر کا حق رکھتی تھی، جائیداد کی مالک بن سکتی تھی اور تعلیم بھی حاصل کرسکتی تھی۔ شہریوں کو اپنے بادشاہوں پر کھلے عام تنقید کا حق حاصل تھا، یہی نہیں بلکہ انہیں کسی بھی وقت معزول کیا جاسکتا تھا، دیس نکالا بھی دیا جاسکتا تھا۔ ناقدین اسپارتا کے اس نظام سے تلاش بسیار کے بعد یہی ایک خامی برآمد کر پائے یہاں فرد کو شتر بے مہار بننے کی اجازت نہیں تھی۔ یہ نظام صدیوں تک چلا گیا تاہم جب ایران کے ساتھ جنگوں میں فتوحات حاصل ہوئیں تو سونے، چاندی اور جواہرات کی فراوانی ہوگئی۔ جس کے ساتھ کمزوریاں بہرحال در آتی ہیں، اُدھر ہمسائے میں ایتھنز والے فرمانروا بھی ایران سے جنگوں کے بعد ایران کے ہجامنشی شاہوں کی روش پر چل نکلے اور اپنے جغرافیے کو بڑھانے کے درپے ہوگئے۔ دونوں کے درمیان

برتری کی دوڑ شروع ہوگئی، اسے تاریخ میں پیلو پونیشین (Peloponition) جنگ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس میں اسپارٹا فاتح تو رہا لیکن ادھ موا ہوکر رہ گیا اور 371 قبل مسیح میں لیوکترا کی جنگ میں تھیبیوں (Thebes) سے مار کھا گیا، رہا سہا، بھرکس مقدونیہ کے شاہ فیلقوس نے نکال دیا۔

ایتھنز: ایتھنز کو جمہوریت یا حق رائے دہی کی جائے پیدائش قرار دیا جاتا ہے۔ جب تاریخ سے جمہوریت کی مثال دینے کی ضرورت پڑتی ہے تو پہلے ایتھنز کا نام لیا جاتا ہے۔ ساتویں صدی قبل مسیح میں مطلق العنان بادشاہوں کی چیرہ دستیاں اور استیصال اوج کمال پر پہنچ گیا تھا، چند لوگوں نے عوام کو غلام بنا رکھا تھا، یونان بھر کے عوام میں نفرت اور غصہ پھیلا ہوا تھا، کئی ریاستوں میں بغاوتیں ہوئیں، امیر و غریب کا فرق آسمان و زمین ہو چلا تھا۔ ایسے میں ایک دانشور سولون (Solon) نے آگے بڑھ کر حالات کو درست کرنے کا بیڑا اٹھایا، وہ غنائی شاعری بھی کرتا تھا بعد میں قانون ساز بنا۔ پلوتارک اسے اپنے عہد کا قرار دیتا ہے، اس نے غریب عوام کے مسائل حل کرنے اور انہیں مطمئن کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ اس نے ریاست کو چار جائیدادی طبقات میں تقسیم کیا، انہیں مختلف حقوق اور ذمے داریاں سونپیں۔ اس نے اسمبلی (Ecclesia) بنوائی جس میں ہر شہری ووٹ دینے کا حق رکھتا تھا۔ دہندگان کا براہ راست ووٹ دینے کا حق۔ اس آئین میں سینٹ اشرافیہ اور اسمبلی عوامی نمائندوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ کونسلوں (عوامی نمائندوں) کو سول اور فوج کے معاملات طے کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ کونسل ہی رومی فوج کی کمان کرتے تھے، سینٹ اور اسمبلیوں کی صدارت کرتے تھے۔ شاہی ادارہ دو کونسلوں کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ سینٹ آئین و قوانین کی منظوری دیتا تھا اور مجسٹریٹ کو ہدایات جاری کرتا تھا جنہیں مجسٹریٹ کسی طور رد کرنے کا حق نہیں رکھتا تھا۔

جدید جمہوریتیں کسی نہ کسی صورت بہت قدیم زمانوں کی نقل ہیں۔ ہر ثقافت نے کسی نہ کسی عہد میں اپنی قیادتیں منتخب کرنے کا سلسلہ اپنائے رکھا ہے۔ عوامی اسمبلیاں ٹرائے کی جنگ (Iliad) اور اوڈے سس کی مہمات (Odyssey) سے پہلے بھی موجود تھیں۔ معروف مؤرخ جیک ویدر فورڈ کا دعویٰ ہے کہ امریکی (USA) آئین اور جمہوریت اصل امریکی باشندوں کے مختلف قبیلوں کے اصولوں سے ماخوذ ہے۔ مؤرخ کا کہنا ہے کہ ایسی جمہوریت سن 1000 سے 1450 تک موجود رہی ہے اور شمالی امریکہ کی جمہوریت نے انہی سے راہنمائی لی ہے۔

جمہوریت کا جدید دور

فرانس:

فرانس میں 1792ء میں پہلی بار جو کنونشن اسمبلی منتخب ہوئی، اسے 25 اور 25 سال سے زیادہ عمر کے مردوں نے منتخب کیا تھا بعد میں 82 برس تک فرانس بادشاہوں اور بوناپارٹ حکومتوں کا شکار رہا اور سیاسی ابتری غالب رہی۔ 1857ء میں ایک آئینی قانون کے تحت مردوں کو ووٹ دینے کا حق ملا۔

سوئٹزرلینڈ:

سوئٹزرلینڈ جب جدید وفاقی ریاست بنا تو 1848ء میں آئین بنا اور مردوں کو رائے دہی کا حق دیا گیا۔

آسٹریلیا:

آسٹریلیا میں 1857ء اور 1858ء میں بالترتیب وکٹوریہ کالونی اور نیو ساؤتھ ویلز کالونی کی پارلیمان نے اس حق کو تسلیم کیا۔

یونان:

یونان میں 1862ء میں شاہ اوٹو کی معزولی کے بعد یونیورسل سفریج صرف مردوں کو ملا۔

نیوزی لینڈ:

نیوزی لینڈ میں 1893ء میں بالغ عورتوں اور مردوں دونوں کو یہ حق دیا گیا۔

جنوبی آسٹریلیا:

جنوبی آسٹریلیا نے بطور برطانوی کالونی 1894ء میں دونوں صنفوں کو ووٹ دینے اور لینے کا حق دیا۔

آسٹریلیا کی دولت مشترکہ:

آسٹریلیا نے 1901ء میں وفاقی شکل اختیار کی اور 1902 میں وفاقی پارلیمان نے دونوں صنفوں کو یہ حق دیا۔

فن لینڈ:

روسی سلطنت کا حصہ تھا۔ یہاں کی خود مختار گرینڈ پرنسی پیلیٹی نے 1906ء میں دونوں صنفوں کو یہ حق دیا اور 1907ء کے انتخابات میں پہلی بار یہاں خواتین بھی پارلیمان میں پہنچیں۔ یاد رہے کہ فن لینڈ 1917ء میں آزاد ہوا تھا۔

متفرق ممالک

اسی طرح ارجنٹائن میں 1912ء

ناروے میں 1913ء

ڈنمارک میں 1915ء

استونیا میں 1917ء

جرمنی، آسٹریا، چیکوسلواکیا، ہنگری، پولینڈ اور سوویت یونین میں 1918ء میں۔

آذربائیجان، آرمینیا، جارجیا، لٹویا، لگزمبرگ، نیدرلینڈز اور سویڈن میں 1919ء

لیتھوانیا اور آئرلینڈ میں 1922ء

نیوفاؤنڈ لینڈ میں 1925ء میں،

یوکے میں 1928ء میں، سری لنکا (سابق سیلون) میں 1931ء میں

برازیل میں 1932 میں، تھائی لینڈ اور سپین میں 1933 میں، ترکی میں 1934ء میں

برما میں 1935ء میں

فلپائن میں 1937ء میں

لبنان میں 1943ء میں، فرانس اور جمیکا میں 1944ء میں

بلغاریہ، جاپان اور اٹلی میں 1945ء میں

میکسیکو اور تائیوان میں 1947ء میں، (اقوام متحدہ نے 1948ء میں مساویانہ حق رائے دہی کی شق حقوق انسانی کے ڈیکلریشن میں شامل کی)

اسرائیل، جنوبی کوریا اور بیلجیئم نے 1948ء میں

چلی نے 1949ء میں

بھارت نے 1950ء میں

گھانا نے 1951ء میں

بولیویا اور یونان نے 1952ء میں

انڈونیشیا اور ملیشیا نے 1955ء میں

کولمبیا اور پاکستان نے 1956ء میں

کینیڈا نے 1960ء میں

ایران نے 1963ء میں

افغانستان نے 1964ء میں حق رائے دیا۔

پاکستان میں 1956ء سے پہلے بھی عوام ووٹ ڈالتے تھے لیکن آئینی طور پر ان کا یہ حق پہلی بار 1956ء میں تسلیم کیا گیا۔

امریکا (USA) میں یہ حق پہلے سے موجود تھا تاہم افریقی (Ecclesia) اسمبلی جس میں ہر شہری ووٹ دینے کا حق رکھتا تھا۔ یہ اسمبلی خود مختار ہوتی تھی قانون سازی کا حق رکھتی تھی اور فرمان بھی جاری کرسکتی تھی، افسروں کا انتخاب کرنے اور عدالت کے اہم فیصلوں کے خلاف اپیل سننے کا استحقاق بھی اسی کے پاس تھا۔ اس نے 400 کونسلیں قائم کرائیں جن میں ریاست کے غریب ترین طبقات کو ایک سال کے لئے شمولیت کی اجازت تھی۔ یہ کونسلیں (Boule) اسمبلی کو مواد فراہم کرتی تھیں۔ جن پر قانون سازی ہوتی تھی۔ اعلیٰ عہدے جیسے مجسٹریٹ بہرحال ریاست کے اول اور دوسرے نمبر کے دولت مند طبقات کے لئے مخصوص تھے۔ ریٹائر ہو جانے والے مجسٹریٹ آرکون کہلاتے تھے اور کوہ آریز کونسل کے رکن بن کر مقدس ہو جاتے تھے۔ یہ کونسل ایک طرح سے کورٹ آف اپیل ہوتی تھی۔ قانون کے تحت ایک ایتھنزی کا دوسرے ایتھنزیوں کو غلام بنانا جرم تھا، سیاسی مراعات اعلیٰ نسبی کے بجائے فرد کی پیداواری صلاحیت و اہمیت پر دی جاتیں۔

یہ دانشور اشرافیہ میں آج بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ ایک تو اس نے اشرافیہ کو نہیں ستایا، دوسرے یہ کہ اس کے مرتبہ قوانین کو بہت جلد اور آسانی کے ساتھ چھوڑا اور توڑا گیا۔

روم: رومن ری پبلک کا نمونہ بھی کئی صدیوں تک سیاسی مفکرین کو متاثر کرتا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آج کا جدید اسلوب نمائندگی یونانی سے زیادہ رومی نقل ہے۔ روم، اطالیہ میں تیرہ صدیاں قبل مسیح میں ایک شہری ریاست تھی جس پر بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ 510 قبل مسیح میں ریاست میں سماجی انتشار اور بیرونی خطرات بڑھ گئے تو مقامی اشرافیہ نے لوشیئس جونیئس بروٹس کی قیادت میں ایکا کر کے بادشاہ تارکوئی نس سپربس کو چلتا کیا۔ اس کے بعد جب بالادست اور زیردست طبقوں میں اختلافات بہت بڑھ گئے تو 454 قبل مسیح میں رومن سینٹ نے ایک تین رکنی کمیشن یونان بھیجا تاکہ وہ سولون اور دیگر قانون سازوں کے طریقہ کار کا مطالعہ و مشاہدہ کرے۔ عوام کا مطالبہ تھا کہ قوانین دوامی اور لادینی ہوں اور انہیں تحریری شکل دی جائے۔ کمیشن نے واپس آکر بارہ اصول وضع کیے، جنہیں رومی قوانین کہا جاتا ہے۔ اس میں عام شہری کو ووٹ دینے اور مملکت کے عہدوں کے لئے انتخاب لڑنے کا حق دیا گیا تھا۔ روم میں عام شہری کو Plebe کہا جاتا تھا، لفظ Plebiscite اسی سے لیا گیا ہے، جس کا مفہوم ہے رائے۔

خفیہ رائے دہی

1850ء کی دہائی میں آسٹریلیا میں خفیہ بیلٹ کا طریقہ متعارف کرایا گیا۔ 1872ء میں یوکے اور 1892ء میں یو ایس اے میں بھی خفیہ بیلٹ کا طریقہ اپنایا گیا، 1853ء میں جنوبی افریقہ کے کیپ پروونس میں کالوں نے ووٹ ڈالے، 1870ء میں یو ایس اے میں 15 ویں ترمیم منظور کی گئی جس کے تحت رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر ووٹ کا حق دیا گیا۔ 1879ء اور 1880ء میں یوکے جدید سیاسی دور میں داخل ہوا۔ 1893ء میں نیوزی لینڈ نے خواتین کو بھی ووٹ کا حق دے کر اس باب میں اولیت حاصل کرلی۔

خفیہ طریقہ رائے دہی یا سیکرٹ بیلٹ کے نظام نے جمہوریت کے فروغ میں بڑا کردار ادا کیا۔ اس سے پہلے ووٹ دینے کا وکٹورین میتھڈ اور آسٹریلین میتھڈ استعمال ہوتا تھا تاہم ان دونوں طریقوں میں پتا چل جاتا تھا کہ کس ووٹر نے کس امیدوار کو ووٹ دیا۔ اس سے جمہوریت کی روح مجروح ہوتی تھی اور بعض اوقات ووٹر خوف، لالچ یا تعلقات کے باعث آزادی سے اپنا حق استعمال نہیں کرسکتا تھا۔

(سنڈے ایکسپریس 24 مارچ 2013ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم چوہدری حامد جاوید صاحب 194 ر۔ب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 5 جنوری 2014ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں خاکسار کے بیٹے مکرم فہد جاوید صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ اقراء سعید صاحبہ بنت مکرم چوہدری سعید احمد محمود صاحب کے ساتھ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کیا۔ مورخہ 11 جنوری کو تقریب رخصتی کے موقع پر پی سی ہوٹل فیصل آباد میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ پی سی ہوٹل فیصل آباد میں 12 جنوری کو تقریب ولیمہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت کرے اور خلافت کی تابعدار اور خادم دین کی اولاد عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

محترم ملک ظہیر الدین صاحب نائب زعیم تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ امۃ الرافع عادل صاحبہ اہلیہ مکرم نوشیروان عادل صاحب مقیم سویڈن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے 25 دسمبر 2013ء کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ جو مکرم چوہدری شفیق احمد صاحب کاہلوں آف چک نمبر 145/10-R جہانیاں کا پوتا ہے۔ پیارے آقا نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ اس کا نام چوہدری الیاس عادل کاہلوں تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے باعث عزت و افتخار وجود، صحت و سلامتی والی زندگی والا اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے نیز وقف کے تقاضے پورا کرنے والا ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد اختر صاحب معلم وقف جدید گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ظفر اللہ ڈوگر صاحب نانو ڈوگر ضلع لاہور مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی کامل صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم کاشف جاوید صاحب کاشف برقعہ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ اطلاع دیتے ہیں

خاکسار کی والدہ مکرمہ صادقہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد جاوید صاحب کینیڈا دوتین دن سے بیہوش ہیں مرض کی تشخیص نہیں ہو رہی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین۔

مکرم بلاول شہزاد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم ملک مقصود احمد صاحب ملازم پولیس سروس حال مقیم بہوڑو چک نمبر 18 اپنی ڈیوٹی کے دوران موٹر سائیکل سلپ ہونے سے گر گئے اور بائیں ٹانگ کی ہڈی دوجگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد شفایابی عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرمہ عابدہ مریم صاحبہ اہلیہ مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ محمد نگر لاہور تحریر کرتی ہیں۔

ہماری پیاری بیٹی سمیرا طاہرہ مورخہ 22 جنوری 2014ء کو بوجہ کینسر 18 سال کی عمر میں وفات پا گئی۔ اس غم کی گھڑی میں عزیز واقارب کے علاوہ احباب جماعت نے جس محبت وہمدردی کا اظہار کیا۔ بیماری کے درمیان مسلسل دعاؤں میں یاد رکھا اور وفات پر تعزیت کی اور ہم سب کو دلاسہ دیا۔ سب افراد کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا مشکل ہے۔ اس لئے روزنامہ الفضل کے ذریعہ تمام احباب جماعت جنہوں نے خود پہنچ کر، یا فون یا ای میل کے ذریعہ ہم سے ہمدردی کی۔ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہترین جزاء عطا فرمائے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایا جات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

نئے سکولز کا اجراء

(زیر انتظام نظارت تعلیم)

نظارت تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرون از ربوہ ایلیمنٹری سکولوں کا اجراء تعلیم و تربیت کے لئے کر رہی ہے۔ 2014ء بھی اپنے گزشتہ سالوں کی طرح ہر لحاظ سے ڈھیروں برکتوں کے ساتھ شروع ہوا ہے۔

مورخہ 10 جنوری 2014ء کو فیصل آباد کے گاؤں 96 گ ب صرتح میں مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم نے ناصر ایلیمنٹری سکول کا افتتاح کیا۔ 2010ء میں اپنی مدد آپ کے تحت یہاں سکول جاری ہوا۔ 3 کمروں پر مشتمل عمارت موجود ہے۔ مزید اس سال تعمیر ہو گی۔ 3 لیڈی ٹیچرز بھی ہیں پرنسپل مکرمہ آصفہ صاحبہ ہیں۔ اس میں 82 طلباء/ طالبات زیر تعلیم ہیں۔ افتتاحی تقریب میں کلام پاک کی تلاوت، نظم اور ربن کاٹنے کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ دعا کے بعد مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نے تعلیم کی اہمیت و افادیت سے متعلق تفصیل سے بتایا۔ مکرم داؤد احمد صاحب کاہلوں ابن محمد اشرف کاہلوں صاحب 11/3L ساہیوال حال جرمنی نے بچوں کے لئے ہر سال اول، دوئم اور سوئم آنے والوں کے لئے انعامات دینے کا وعدہ کیا۔ داخلہ فیس 100 روپے ہے جبکہ 10 روپے ماہانہ فیس ہے۔

مورخہ 12 جنوری 2014ء کو ساہیوال کے گاؤں 30/11-L میں سکول کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس سکول کے لئے دو کنال کا رقبہ مکرم چوہدری محمد اشرف کاہلوں مرحوم کے تینوں بیٹوں مکرم ناصر احمد کاہلوں، مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں اور داؤد احمد صاحب کاہلوں آف جرمنی نے وقف کیا ہے اس میں ایک طرف پختہ خوبصورت مکان بنا ہوا ہے جس میں سکول جاری کیا گیا ہے اس وقت 28 بچے داخل ہوئے ہیں اس کی پرنسپل مکرمہ کشور صاحبہ ہیں۔ مکرم داؤد کاہلوں صاحب افتتاح کے لئے جرمنی سے آئے تھے۔ افتتاحی تقریب میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم نے ادارہ کھولنے کی اہمیت اور تعلیم وتربیت سے متعلق بتایا، دعا کے ساتھ تقریب ختم ہوئی۔ داخلہ جاری ہے 10 روپیہ ماہانہ فیس جبکہ داخلہ فیس 100 روپے ہے۔

مورخہ 17 جنوری 2014ء کو جھنگ کے گاؤں 5/11-L جھنگ تحصیل احمد پور سیال میں سکول کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس سکول کے لئے ایک گھر 5 سال کے لئے ایک دوست نے فی الوقت دیا ہے اور ایک کنال جگہ بھی انشاءاللہ جلد انجمن کے نام لگا دیں گے۔ اس گاؤں میں 23 گھرانے احمدی ہیں پہلی سے چہارم تک 32 طلباء/ طالبات ہیں۔ افتتاحی تقریب بعد نماز جمعہ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم کی صدارت میں شروع ہوئی اس تقریب کا آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا۔ امۃ المصور، عطاء المنعم اور عفنان احمد کی تقریب آمین بھی افتتاحی تقریب میں شامل کی گئی۔ بعدازاں تعلیم کی اہمیت اور ضرورت بتائی گئی مکرم صدر صاحب جماعت نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ 30 بچے داخل ہو چکے ہیں داخلہ جاری ہے اس کے پرنسپل صاحب مکرم مبشر احمد طارق صاحب صدر جماعت احمدیہ ہیں۔

دھارووالی خورد ضلع ننکانہ میں 19 جنوری 2014ء کو ناصر ایلیمنٹری سکول کا افتتاح عمل میں آیا فی الحال ایک گھر 5 سال کے لئے میسر آیا ہے۔ 26 مرلے کا پلاٹ بھی ایک دوست نے سکول کے لئے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب کی صدارت میں افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد علم کی اہمیت اور فروغ تعلیم سے متعلق احباب کو آگاہ کیا گیا اور دعا کروائی گئی۔ 60 سے زائد احباب حاضر تھے۔ 43 بچے داخل ہو چکے ہیں مکرمہ یاسمین کوثر صاحبہ پرنسپل ہیں، داخلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر ادارہ کو ترقی دے اور بچے آئندہ علم کے نور سے منور ہو کر نکلتے رہیں۔ آمین

☆......☆......☆......☆

انصاراللہ مقامی کی ایک تقریب

(خدام سے انصار میں آنے والوں کو خوش آمدید)

مورخہ 29 جنوری 2014ء کو بوقت 4:30 بجے شام خدام سے انصار میں شامل ہونے والوں کو خوش آمدید کہنے اور ان سے تعارف کی غرض سے ان کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد کے بعد مکرم خلیل احمد تنویر صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔ آپ کے بعد مکرم مشہود احمد صاحب قائد تجنید مجلس انصاراللہ پاکستان نے مختصر خطاب کیا۔ اس کے بعد مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب نے خطاب کیا۔ آخر میں محترم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی نے مرکزی نمائندگان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں 172 احباب نے شمولیت کی۔ بعدازاں تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

عطیہ خون خدمت خلق ہے

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

تیر کر دریا پار کر کے سکول جانے والا محنتی استاد
بھارت میں ایک ایسے استاد ہیں جو روزانہ مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے سکول جاتے ہیں۔ ریاست کیرالا کے رہائشی عبدالمالک روزانہ بچوں کو پڑھانے کے لئے تیر کر دریا پار کر کے سکول پہنچتے ہیں۔ عبدالمالک کے مالی وسائل محدود ہیں اور وہ ایسی کوئی سواری نہیں خرید سکتے جس کے ذریعے وہ سڑک پر سفر کر کے سکول جاسکیں۔ اس لئے عبدالمالک گزشتہ کئی سالوں سے اسی طرح تیر کر سکول جاتے ہیں اور بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرتے ہیں۔ عبدالمالک اپنی کتابوں اور دیگر سامان کو ایک پلاسٹک بیگ میں ڈال دیتے ہیں تا کہ وہ محفوظ رہیں۔ ایک معلم کے طور پر اپنے فرائض انجام دینے والے عبدالمالک مشکلات سے گھبراتے نہیں بلکہ آئندہ بھی اپنے فرائض کی انجام دہی کیلئے پرعزم ہیں۔

(روزنامہ دنیا 23 ستمبر 2013ء)

ہلکے رنگ انسانی مزاج پر اثر انداز
لندن میں ایک نئی تحقیق کے مندرجات سے یہ امر سامنے آیا ہے کہ رات کے وقت انسان جن رنگوں کو دیکھتا ہے ان میں سے عموماً چند رنگ انسان میں ڈپریشن پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ اس تحقیق کے نتیجے سے ماضی میں کی گئی تحقیق درست ثابت ہوئی ہے جس میں بتایا گیا تھا کہ رات کو ہلکی روشنی دیکھنے سے مثلاً ٹیلی ویژن سیٹ سے نکلنے والی روشنی سے انسان میں ڈپریشن پیدا ہو سکتا ہے۔ اس تحقیق کے لئے سائنسدانوں نے چوہوں کے ایک گروپ کو رات کے اندھیرے میں رکھا۔ جبکہ چوہوں کے دوسرے گروپ کو نیلی روشنی میں رکھا گیا اور چوہوں کے تیسرے گروپ کو سفید روشنی میں رکھا گیا۔ چوہوں کے چوتھے گروپ کو لال روشنی میں رکھا گیا۔ چار ہفتوں کے بعد ماہرین نے دیکھا کہ چوہوں کے سامنے جو میٹھا پانی رکھا گیا تھا وہ کتنے گروپوں نے کتنی کتنی مقدار میں پیا؟ چوہے کا وہ گروپ جو زیادہ ذہنی دباؤ میں تھا انہوں نے سب سے کم میٹھا پانی پیا۔ رینڈی نیلسن، اوہائیو سٹیٹ یونیورسٹی کے شعبہ نیوروسائنس سے منسلک ہیں اور اس تحقیق کی سربراہی کر رہی تھیں۔ رینڈی نیلسن کے مطابق جو چوہے نیلی اور سفید روشنی میں رکھے گئے وہ سب سے زیادہ ذہنی دباؤ اور ڈپریشن کا شکار دکھائی دیئے۔ رینڈی نیلسن کا کہنا تھا کہ وہ لوگ جو رات کو جاگتے ہیں یا کام کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ حتی الامکان ٹی وی سے دور رہیں کیونکہ ٹی وی سے نکلنے والی شعاعیں نیلی رنگ کی ہوتی ہے۔

(روزنامہ جنگ 20۔ اگست 2013ء)

شوہر ٹیکس
آپ یقیناً حیران ہوں گے کہ بیوی پر بھی ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے لیکن اس میں پہلی بیوی پر کسی قسم کا کوئی ٹیکس ادا نہیں کرنا پڑتا۔ البتہ جب آپ دوسری شادی کریں گے تو ٹیکس کی ادائیگی لازمی ہو جائے گی۔ ملائیشیا میں دوسری بیوی سے شوہر ٹیکس شروع ہو جاتا ہے۔ اب وہ جتنی شادیاں کرتا جائے گا اسی تناسب سے ٹیکس بھی بڑھتا جائے گا۔ (رسالہ حکایت اگست 2011ء)

احتجاجاً 40 میل چہل قدمی
برطانیہ کے ایک علاقے میں 40 افراد کے ایک گروہ نے صدقہ، خیرات، سپانسر شپ اور قرض مانگنے والوں کے خلاف احتجاجاً چہل قدمی کی۔ ان کا موقف تھا کہ ہم جو کچھ بھی کماتے ہیں وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کیلئے ہی کماتے ہیں۔ اس لئے 40 میل کی یہ چہل قدمی ان لوگوں کے لئے ایک سبق ہے کہ ہم مانگنے والوں کی ضروریات پوری کرنے نہیں آئے، ہم چاہتے ہیں کہ صرف پیسہ ہی نہ کمائیں بلکہ وہ کچھ بھی کریں جو ہمارے لئے سکون کا باعث ہو۔ (روزنامہ دنیا 19 اگست 2013ء)

تربوز کا شربت جسمانی تھکن کیلئے مفید
نیویارک کے طبی ماہرین کے مطابق جسمانی مشقت کے بعد تربوز کا شربت تھکن اتارنے اور جسم کو مضبوط بنانے کیلئے بہترین مشروب ہے۔ وہ افراد جو سخت ورزشوں، کھیل کو دیا بھرپور جسمانی مشقت والی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں وہ تربوز کا شربت پی کر اپنے عضلات کو مضبوط بنا سکتے ہیں، یہی نہیں بلکہ تربوز کا شربت دل کے امراض سے محفوظ رکھنے میں بھی معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 19 اگست 2013ء)

نیوزی لینڈ کا منفرد وائلڈ لائف پارک
دنیا کے کئی ملکوں میں وائلڈ لائف پارکس موجود ہیں جہاں آپ خوفناک جانوروں کو بھی اپنے قریب گھومتے پھرتے دیکھ سکتے ہیں، نیوزی لینڈ کا وائلڈ لائف پارک اس لحاظ سے منفرد ہے کہ یہاں آپ شیروں کو اپنے ہاتھ سے گوشت کھلا سکتے ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ شیر کے پاس بیٹھ جائیں اور اسے گوشت کھلانا شروع کر دیں بلکہ ایسا سخت حفاظتی تدابیر کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے۔ سیاحوں کو ایک بڑے پنجرے والی گاڑی میں بند کر کے پارک میں لے جایا جاتا ہے، انتظامیہ کے اہلکار بالٹی میں گوشت کے ٹکڑے بھی لے جاتے ہیں جو پنجرے کے اندر سے شیروں کو کھلائے جاتے ہیں۔ پارک میں داخلے کی فیس 15 پاؤنڈ ہے۔

(روزنامہ دنیا 23 ستمبر 2013ء)

دوستی میں دشمنی
کینگرو آسٹریلیا کا قومی جانور ہے۔ یہ جب اپنے مخالف کینگرو سے پنجہ آزمائی کر رہا ہوتو بڑی دلچسپ صورتحال ہوتی ہے۔ بظاہر اوپر سے دونوں بغل گیر نظر آتے ہیں لیکن دھڑ سے نیچے دونوں اپنی پچھلی ٹانگوں سے ایک دوسرے پر ضربیں لگا رہے ہوتے ہیں ان ضربوں کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر یہی ضربیں کسی انسان کو لگ جائیں تو اس کی موت واقع ہوسکتی ہے۔ (رسالہ حکایت اگست 2011ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 6۔فروری

طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:49

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام
6فروری 2014ء

1:30 am	دینی وفقہی مسائل
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 اپریل 2008ء
4:00 am	انتخاب سخن
6:30 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء
7:30 am	دینی وفقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
11:50 am	بیت طاہر کا افتتاح
2:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:25 pm	الحوار المباشر Live

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
16فروری سے نئی کلاس کا آغاز۔ داخلہ جاری ہے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact # 0302-7681425 & 047-6211298

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211524
0336-7060580
طالب دعا: تنویر احمد

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ